اردو میں مہجری ادب

مہجری ادب سیمینار کے مقالات کا مجموعہ

مرتبین

ڈاکٹر محمد نثار احمد

ڈاکٹر سید وصی اللہ بختیاری

آندھرا پردیش اسٹیٹ اردو اکیڈمی، وجے واڑہ

URDU MEIN MAHAJARI ADAB
(DIASPORA LITERATURE IN URDU)

CHIEF EDITOR
DR. MD. NISAR AHMED
Director/Secretary, A.P. State Urdu Academy

EDITOR
Dr. SYED VASIULLA BAKHTIARY

آندھرا پردیش اسٹیٹ اردو اکیڈمی
ఆంధ్రప్రదేశ్ రాష్ట్ర ఉర్దూ అకాడమి
A.P STATE URDU ACADEMY

ANDHRA PRADESH STATE URDU ACADEMY

تفصیلاتِ کتاب

کتاب اردو میں ہجری ادب

ناشر آندھراپردیش اسٹیٹ اردو اکیڈمی

مرتبین ڈاکٹر محمد نثار احمد

ڈاکٹر سید وصی اللہ بختیاری

رابطہ

آندھراپردیش اسٹیٹ اردو اکیڈمی، وجے واڑہ

مالاکاوکا، بھوانی پورم، وجے واڑہ

Andhra Pradesh State Urdu Academy
Malavika Villa, D. No. 79-1-6A/1&2
Old M.I.G. H.B. Colony, Bhavanipuram,
VIJAYAWADA - 520 012 (A.P.)

ای میل apsua.vij@gmail.com

قیمت

فہرست

۱	پیغام	ڈاکٹر ایس محمد نعمان	4
۲	عرضِ ناشر	ڈاکٹر محمد نثار احمد	6
۳	عرضِ مرتب	ڈاکٹر سید وصی اللہ بختیاری	7
۴	مقدمہ	پروفیسر مظفر علی شہہ میری	10
۵	اردو میں مہجری ادب: سخن گسترانہ بات	ڈاکٹر سید اقبال خسر قادری	18
٦	اردو میں مہجری ادب–تعارف، ماہیت اور امکانات	ڈاکٹر سید وصی اللہ بختیاری عمری	22
۷	مہجری ادب–ایک مختصر تعارف	سید شکیل احمد شکیل	31
۸	مہجری ادب کا سرسری جائزہ	ڈاکٹر سید سلطان معین الدین حسینی	34
۹	ہجرت کا کرب اور رؤف خلش	پروفیسر سید فضل اللہ مکرم	39
۱۰	سعید نظر کے کلام میں مہجری ادب کی جھلکیاں	ڈاکٹر محمد نثار احمد	49
۱۱	اعتماد صدیقی: ہجرتوں کے کرب کا جدید شاعر	سید معظم راز	56
۱۲	ڈاکٹر حنیف ترین کی شاعری میں مہجری کرب	ڈاکٹر شیخ فاروق باشا عمری	65
۱۳	افتخار عارف کی شاعری میں مہاجرت کے عناصر	ڈاکٹر سید فتح اللہ بختیاری	70
۱۴	افتخار راغب کی غزلوں میں ہجرت کا کرب	محمد فیض اللہ	75
۱۵	ادبِ مہجر کا درخشندہ ستارہ: رضاء الجبار	ڈاکٹر شیخ نجات اللہ شریف	81
۱٦	مہجری ادب، برطانیہ اور حبیب حیدر آبادی	ڈاکٹر محمد عبدالعزیز سہیل	88
۱۷	کربِ مہاجرت اور منور رانا کا مہاجر نامہ	ظہیر دانش عمری	97
۱۸	عرصۂ خیال کا مہجری شاعر: اسلم عمادی	محمد نقی اللہ خان	106
۱۹	رپورتاژ	سید معظم راز	115

عرضِ مرتب

آندھرا پردیش اسٹیٹ اردو اکیڈمی کی جانب سے تقریباً سات مہینے پہلے تین بڑے پروگرام منعقد کئے گئے۔ وجئے واڑہ، گنٹور اور کرنول میں سیمینار، داستان گوئی اور مشاعروں کا اہتمام کیا گیا۔ اس سلسلے میں جناب محمود شاہد نے مجھ سے رابطہ کیا اور پروگرام میں شریک ہونے والوں کے بارے میں واقف کروایا۔ بیرونی ممالک' کینیڈا، بنگلہ دیش، قطر، امریکہ، سعودی عرب وغیرہ سے شعراء و ادباء کے علاوہ ہندوستان کی مختلف ریاستوں' بہار، راجستھان، جھارکھنڈ، دہلی، مغربی بنگال، کرناٹک، تامل ناڈو اور تلنگانہ کے مندوبین کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔

اردو اکیڈمی کے چیرمین ڈاکٹر ایس. محمد نعمان صاحب کی ایماء پر، انہیں کے مشورے پر جناب محمود شاہد نے کرنول کے سیمینار کے لیے مجھ عاجز کو مقالہ نگاروں سے رابطہ کرنے اور مدعو کرنے کی ذمہ داری سونپی۔ سیمینار کا مرکزی موضوع ''اردو میں مہجری ادب'' طے کیا گیا۔

سیمینار کے لیے تقریباً تمام مدعوئین نے منظوری دی اور سیمینار میں شریک ہو کر اپنے مقالے پیش کئے۔ پروفیسر سید فضل اللہ مکرم، جناب سید معظم راز، ڈاکٹر سید فتح اللہ بختیاری، ڈاکٹر محمد عبدالعزیز سہیل صاحبان نے حیدرآباد سے شرکت کی اور مقالے

پیش کیے۔ ڈاکٹر محمد نثار احمد، ڈاکٹر شیخ فاروق باشا عمری اور جناب محمد نقی اللہ خان سفر میں میرے ہمراہ رہے۔ جناب سید شکیل احمد شکیل اور جناب محمود شاہد گنٹور سے براہ وجے واڑہ، کرنول پہنچے۔ خود کرنول میں موجود مقالہ نگاروں میں ڈاکٹر سید سلطان معین الدین حسینی، ڈاکٹر شیخ نجات اللہ اور برادرم محمد فیض اللہ نے مقالات پیش کیے۔

جناب ابرار مجیب جمشید پور اور ڈاکٹر واحد نظیر جامعہ ملیہ اسلامیہ وغیرہ نے بھی سیمینار میں حصہ لیا۔ خاص طور پر جناب ابرار مجیب نے سنجیدہ، متین اور مدلل علمی گفتگو کی۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ دونوں اہم مقالے یا مکالمے سیمینار کے اس مجموعہ میں شامل نہیں ہو سکے۔

جناب محمود شاہد کو ہجری ادب پر اس سیمینات میں محترمہ عذرا قیصر نقوی صاحبہ کی افسانہ نگاری میں ہجری عناصر پر مقالہ پڑھنا تھا لیکن وجے واڑہ اور گنٹور کے مسلسل پروگراموں کی وجہ سے انہوں نے مقالہ نہیں پڑھا۔ حالانکہ محترمہ عذرا نقوی صاحبہ بھی اس پروگرام میں شریک تھیں۔ ان کے مقالے کا انتظار ہے۔ ان کا مقالہ جلد ہی اکیڈمی کے رسالے میں سے شائع کیا جائے گا۔

جناب سید شکیل احمد شکیل اور جناب محمد نقی اللہ خان نے سیمینار میں شرکت کے باوجود مقالہ نہیں پیش کیا۔ ان دونوں نے اپنے مقالے اکیڈمی کے اربابِ مجاز کے حوالے کر دیئے۔ جناب ظہیر دانش نے اپنا مقالہ بھیج دیا کہ وہ کسی ذاتی مصروفیت کی وجہ سے شرکت سے معذور ہیں۔

اردو میں ہجری ادب کے موضوع پر مقالات کے اس مجموعہ کے لیے محترم

پروفیسر مظفر علی شہہ میری نے مقدمہ عنایت فرمایا۔اس کے لیے میں ذاتی طور پر ان کا احسان مند ہوں۔

ڈاکٹر سید اقبال خسرو قادری صاحب نے اس کتاب پر اپنا فاضلانہ تجزیاتی مضمون عطا فرمایا۔آپ نے ''مہجری ادب: سخن گسترانہ بات'' کے عنوان سے جو مختصر اور جامع تجزیہ پیش کیا ہے، غور و فکر کے کئی ابواب وا کرتا ہے۔انہوں نے چند نکتوں کی شکل میں نفسِ مضمون کا بڑی گہرائی سے تجزیہ کیا ہے اور بین السطور ایسے اشارات پیش کئے ہیں، جن پر سوچنا ضروری ہے۔

''اردو میں مہجری ادب'' کے موضوع پر مقالات کا یہ مجموعہ غور و فکر پر آمادہ کرتا ہے، اس میں شامل مقالات مہجری عناصر کو ابھارنے میں کامیاب ہوتے ہیں تو یہ خود ایک بڑی کامیابی ہے۔

اس مجموعۂ مقالات کی ترتیب و اشاعت کے لیے اردو اکیڈمی کے چیرمین ڈاکٹر ایس محمد نعمان صاحب اور ڈاکٹر محمد نثار احمد صاحبان کی خدمت میں ہدیۂ تشکر و امتنان پیش کرتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وصی اللہ بختیاری

ڈاکٹر سید وصی اللہ بختیاری عمری
شعبۂ اردو، گورنمنٹ ڈگری کالج، رائے چوٹی

اردو میں مہجری ادب-تعارف، ماہیت اور امکانات

مہجری ادب میں لفظ 'مھجر' عربی الاصل ہے۔ جو ہجر سے مشتق ہے، ہجرت سے متعلق ہے۔ مہجری ادب سے مراد وہ ادب ہے جو ایسے افراد کے ذریعہ تخلیق پایا ہے جنہیں اپنے سیاسی، سماجی اور معاشی حالات کی وجہ سے اپنے مادرِ وطن سے ہجرت کرنا پڑا۔ ان مہاجر تخلیق کاروں کو جب اپنے وطن کی یاد آئی، بلکہ بعض اسباب کی وجہ سے انہوں نے مادرِ وطن سے دوری کو شدت کے ساتھ محسوس کیا اور اپنی تخلیقات میں اس کرب کا اظہار کیا۔ مہجری کرب کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے جو ادب تخلیق کیا، اسے مہجری ادب کہا گیا۔ اسے مہاجر ادب اور پردیسی ادب بھی کہا گیا۔ عربی زبان میں "الأدب المھجر" کا نام دیا گیا۔ انگریزی میں DIASPORA LITERATURE کہا جاتا ہے۔ اردو میں عربی کا اصطلاحی نام مہجری ادب کہا گیا۔

اردو لغت بورڈ کراچی کی لغت میں ''مہجری ادب'' کے معنی یوں درج ہیں:

''وہ ادب جو ہجرت کے بعد تخلیق ہوا۔ بالخصوص برصغیر میں آزادی کے نتیجے میں ہونے والی ہجرت سے متعلق ادب۔''

عربی میں ''مہجری ادب'' کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ عربی کا مہجری ادب وہ ادب ہے جو عالم عرب سے دور امریکہ میں تخلیق کیا گیا۔ انیسویں صدی کے وسط میں لبنان اور شام

کے بعض عرب عیسائی خاندانوں نے ہجرت کر کے امریکہ کے بعض شہروں جیسے بوسٹن وغیرہ میں سکونت اختیار کر لینے کے بعد تخلیق کیا جانے والا ادب بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ ادب صرف وقتی تخلیقات تک محدود نہیں تھا۔ اسے عربی میں ایک مقبول ادبی رجحان کی حیثیت حاصل ہوئی۔ مہجری ادب میں عربی کے کئی قدآور شعراء سرخیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جبران خلیل جبران اوران کے ہم نوا میخائل نعیمہ اور ایلیا ابو ماضی تھے۔ امریکہ کا شہر بوسٹن میں عربی کے مہجری ادب کا مرکز بن گیا۔ مغربی ادب کے اثر اور امریکی زندگی کی چھاپ کے نتیجہ میں یہاں نظم ونثر میں نئے اور اچھوتے تجربے کئے گئے۔ ان عرب شعراء نے امریکہ میں ادبی انجمنیں جیسے ''الرابطة العلمية '' اور ''الوصبة الاندلسية'' قائم کیں۔ عربی ادب میں مہجری ادب کی بنیادیں مستحکم ہیں۔

عربی کے **الأدب المهجر** کے ممتاز ادیب خلیل جبران نے بوسٹن کو اپنا وطن بنایا تو اس کے جذبات کچھ یوں ظاہر ہوئے:

''میں اس چمکتی دمکتی دنیا میں اب بھی ایک اجنبی ہوں۔ ایک بیراگی، ایک مسافر۔۔۔ اور مسافرت اور پردیس کے دن اتنے دکھ بھرے اور تکلیف دہ ہوتے ہیں کہ ایک طلسماتی وطن کی یاد میں کھو جاتا ہوں۔ جسے میں خود نہیں جانتا اور پھر اپنے خوابوں کی دنیا کو اس سرزمین کے تصور سے آباد کرنے لگتا ہوں، جسے میں نے آنکھوں سے آج تک نہیں دیکھا۔''

اردو کے ایسے قلمکار جنہوں نے وطنِ عزیز سے دور بیرونی ممالک میں اردو کو اپنی تخلیقات کا وسیلہ بنایا اور اردو میں اپنی تخلیقات میں وطن سے دوری اور ہجرت کے کرب کو شدت کے ساتھ بیان کیا، اس سلسلے میں وہ تمام قلمکار شعراء و ادباء شامل ہیں جو مغربی ممالک، خلیجی ممالک یا دیگر علاقوں میں قیام پذیر رہے ہیں یا ہیں۔۔۔ خواہ یہ قیام عارضی ہو یا مستقل۔

اس بیرونی ممالک قیام کی وجوہات میں کسبِ معاش ہو یا سیاسی وسماجی اسباب۔ اس دوران ان شعراء و ادباء کی تخلیقات میں ترکِ وطن کا کرب، اہلِ وطن سے دوری کا احساس اور وطنِ مالوف سے محبت والفت نیز اہلِ وطن کے لیے فکرمندی اور اس کے علاوہ اجنبی ممالک کے

ماحول میں اپنے ماضی کی یاد اور تاریخیت و نیم تاریخیت ، شعوری یا غیر شعوری، موروثی عناصر و اجزائے توریثیت جس میں پہلوان کی نفسیاتی تشویش اور اپنی جڑوں سے دوری اور مستقبل میں تہذیبی و تمدنی محرومیوں کا شدید احساس، مہجری کرب، وغیرہ وہ موضوعات ہیں جن سے مہجری ادب عبارت ہے۔

اردو کے بہت سے شعراء مہاجرت کے کرب کے شکار ہوئے اور انھوں نے اس بابت اپنے تجربات شعر میں پیش کئے ہیں۔ مثال کے طور پر 'شاخِ زیتون' اور 'صحرا صحرا اجنبی' میں مہاجرت کے موضوع پر طبع آزمائی کی ہے۔ بالخصوص مؤخر الذکر مجموعۂ کلام، آزاد نظموں پر مشتمل ہے اور اس کا انتساب بھی 'ترکِ وطن' کرنے والوں کے نام کیا گیا ہے۔

رؤف خلش نے ۲۰ر جولائی ۱۹۸۸ء کو 'صحرا صحرا اجنبی' کے مقدمہ میں جو لکھا ہے، وہ حرف بہ حرف سعید نظر پر بھی صادق آتا ہے:

"کسبِ معاش کی خاطر نقلِ مکانی اور مالی آسودگی حاصل کرنا ایک عمومی بات ہے، لیکن اس کے نتیجے میں جو نئے تجربات اور مشاہدات حاصل ہوتے ہیں، اور کسی بین الاقوامی شہر میں مخلوط تہذیبوں کا تصادم، جن نئی نئی محرومیوں اور قدروں کا باعث بنتا ہے۔ اسی کشمکش اور ردِ عمل کا ادراک و احساس ایک علیحدہ بات ہے۔ میں اپنے تخلیقی و ذہنی سفر میں ان تغیر اتجانات سے گزرتا رہا ہوں اور اس طرح 'صحرا صحرا اجنبی' اس کے لئے ایک معنی خیز استعارہ بن گیا ہے۔"

"زیرِ نظر شاعری ایک طرف مشرقِ وسطیٰ میں دولت کے عذاب اور پٹرو ڈالر کے جبر و قدر کی داستان ہے تو دوسری طرف اس نو دولت ماحول اور مہاجرت کی کیفیات کا شعری اظہار بھی"۔

مسقط کے مشاعرے میں ہمایوں ظفر زیدی نے ایک شعر سنایا تھا ؎

مرے خدا مجھے پردیس میں سکوں دے دے
کہ اب تو لوٹ کے جانے کا حوصلہ بھی نہیں !

یہ شعر کسبِ معاش کے لئے ترکِ وطن کرنے والوں پر پوری طرح صادق آتا ہے۔کیوں کہ وہ اپنے بہتر مستقبل کی جستجو اور مالی آسودگی کے لئے اختیاری طور پر ترکِ وطن کرتے ہیں،تاہم وہاں پیش آنے والے حالات و واقعات نہایت صبر آزما ہوتے ہیں۔لیکن اختیاری ترکِ وطن کے باعث،اپنے تصوراتی شیش محل کو چکنا چور ہونے سے بچانے کے لئے اور خوابوں کو بکھرنے سے روکنے کے لئے نہایت مجبوری اور بے بسی کے ساتھ حالات سے سمجھوتا کر لینے پر مجبور ہوجاتے ہیں ......جس کے نتیجے میں ذہنی الجھنوں اور نفسیاتی مسائل کا شکار ہوجاتے ہیں۔

فی الواقع ،اردو کے مہجری ادب میں شعراء و ادباء کی تخلیقات شامل ہیں جنہوں نے اپنے وطن سے دور بیرونی ممالک میں اردو کو اپنی تخلیقات کا وسیلہ بنایا اور اپنی تخلیقات میں وطن سے دوری اور مہجوری کے کرب کو شدت کے ساتھ بیان کیا۔اس سلسلے میں وہ تمام قلمکار،شعراء و ادباء شامل ہیں جو مغربی ممالک،خلیجی ممالک یا دیگر علاقوں میں قیام پذیر رہے ہیں یا ہیں،خواہ یہ قیام عارضی ہو یا مستقل،اس بیرون ملک قیام کی وجوہات میں کسب معاش ہو یا سیاسی وسماجی اسباب،اس دوران ان شعراء وادباء کی تخلیقات میں ترک وطن کا کرب،اہلِ وطن سے دوری کا احساس اور وطنِ مألوف سے محبت والفت نیز اہل وطن کے لیے فکر مندی اور اس کے علاوہ اجنبی ممالک کے ماحول میں اپنے ماضی کی یاد اور تاریخیت و نیم تاریخیت شعوری یا غیر شعوری،موروثی عناصر و اجزائے توریث،جس میں غالب پہلو ان کی نفسیاتی تشویش اور اپنی جڑوں سے دور اور مستقبل میں تہذیبی وتمدنی محرومیوں کا شدید احساس کے ساتھ کرب و کسک اور فکر انگیزی کے ساتھ ایسا اظہار جس میں امید و ناامیدی دونوں شامل ہوں،ایسے جدید تنقیدی مطالعہ کو "مہجری ادبی مطالعہ" کا نام دیا گیا ہے۔عربی و انگریزی ادب میں اس قسم کے مطالعات گذشتہ ربع

صدی سے جاری ہیں۔

اردو کے مہجری ادب کے بارے میں 1981ء میں ''عربی ادب دیارِ غیر میں'' کے مقدمہ میں پروفیسر عبدالحلیم ندوی نے ان خیالات کا اظہار کیا:

''اردوزبان میں عربی کے مروج مکاتبِ فکراور موضوعات کے متعلق ابھی تک بہت کم لکھا گیا ہے۔ رہا مہجری ادب تو اس کا ذکر نہ ہونے کے برابر ہے۔ اگر کہیں ہوا ہے تو وہ بھی سخن گسترانی بات کی طرح۔ ضرورت تھی کہ مہجری ادب پر عربی زبان میں جو کچھ کام ہوا اس کی روشنی میں اردوزبان میں بھی کام ہوتا۔''

خلیجی ممالک کی طرح ہجرت کرنے والوں اور مغربی ممالک کی مہاجرت کا کرب جھیلنے والوں میں ایک فرق نشان زد کیا گیا ہے۔ خلیجی ممالک کے مہاجرین اپنی مٹی سے اور اپنی جڑوں سے مربوط رہے، جب کہ مغربی ممالک کی ہجرت معاشرتی وتہذیبی ہجرت ثابت ہوئی۔ لہذا مغربی ممالک میں مقیم تخلیق کاروں کی تخلیقات میں اپنی تہذیب اور ثقافت سے دوری اور محرومی کا شدید احساس صاف محسوس کیا جاسکتا ہے۔

مہجری تخلیقی رویہ کے سلسلے میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ مہجری ادب کی افادیت کیا ہے۔ برصغیر سے باہر تخلیق پانے والے ادب میں ''مابہ الامتیاز'' کیا ہے؟۔ مہجری ادب کی افادیت اور استنادی حیثیت کیا ہے؟۔ موضوعاتی اور اسلوبیاتی امتیازات کونسے ہیں جو مہجری ادب کو تشخص فراہم کرتے ہیں؟۔

بہت سے ایسے تخلیق کار بھی موجود ہیں جنہیں عملاً مہاجرت کے کسی تجربہ سے سابقہ نہیں لیکن انہوں نے مہجری احساسات کو پیش کیا ہے۔ اسی طرح کئی تخلیق کار وہ بھی ہیں جو دیارِ غیر میں مقیم ہیں مگر ان کی تخلیقات میں مہاجرت کے اظہار کی کوئی علیحدہ سطح نہیں ملتی۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ کسی بیرون ملک مقیم شاعر اور ادیب کے ہاں مہاجرت کے عناصر کا پایا جانا ضروری نہیں، تاہم ایسے تخلیق کاروں میں مہجری احساس کسی نہ کسی شکل میں پایا جاتا ہے، اس کا اظہار کیا جائے!

نہ کیا جائے لیکن تحت الشعور میں مہاجرت کا احساس پایا جاتا ہے۔اسی طرح بہت سے ایسے تخلیق کار ہیں جن کے ہاں عمدہ ہجری اظہار یہ ملتا ہے لیکن وہ عملی طور پر اس تجربہ سے دوچار نہیں ہوئے۔

چند مخصوص موضوعات، مخصوص الفاظ وعلامات، جن کے متعینہ خدوخال متعین ہیں، کیا صرف انہیں کا استعمال ہجری ادب کی شناخت فراہم کرتا ہے؟۔مثال کے طور پر خلیجی ممالک میں مقیم شعراء کی غزلوں کے سلسلے میں معتبر نقاد ناصر بغدادی کی یہ رائے ملاحظہ فرمائیں:

> ''خلیجی ممالک میں اردو زبان کے تخلیق کاروں نے جو ادب خلق کیا ہے، اس کی ایک مابہ الامتیاز خصوصیت یہ ہے کہ نثر نگاری کے مقابلے میں شاعری کی ضرورت سے زیادہ فوقیت دی گئی ہے۔اگر شاعری کا تفحص کے ساتھ تجزیاتی مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ شعراء کی ایک بڑی تعداد نے نظم پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی اور غزل کا سر بہ فلک انبار لگانے کی غرض سے اپنی حرکی توانائی اور فکری اندوختہ کو بے دریغ استعمال کیا۔اگرچہ کچھ غزلیں یا ان کے بعض اشعار ایسے بھی ہیں جن میں فکری اندوختہ کو بے دریغ استعمال کیا گیا، اگرچہ کچھ غزلیں یا ان کے بعض اشعار ایسے بھی ہیں، جن میں فکری تہہ داری، لطافت، اشاریت اور معنی آفرینی کے نقوش ملتے ہیں، مگر ان میں تخیل کی تازہ کاری، اسلوب و ہیئت کی انفرادیت اور وہ فکری عناصر نہیں، جو غیر اعلانیہ طور پر انہیں شاعری کے مخصوص مکتبِ فکر سے ممزوج کر سکیں۔یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایسی غزلوں کو زمینی حقائق کے رنگوں سے مرصع کرنے کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔جب یہ غزلیں ہندو پاک کے ادبی جرائد میں شائع ہوتی ہیں، تو قاری کے لیے یہ معلوم کرنا آسان نہیں کہ شاعر نے ممبئی، نئی دلی، لاہور یا کراچی سے غزلیں بھیجی ہیں یا خلیجی ممالک کے کسی ریگستانی حصہ میں بیٹھ

کر ایک خاص کیفیت کے زیر اثر اس نے یہ غزلیں کہی ہیں۔ یہ بات شدومد سے محسوس ہوتی ہے کہ خلیجی ممالک کی غزل میں شاعر کا تخلیقی عمل اس کی خلیجی زندگی کے استعماری تجربوں اور وارداتوں کے سیاق وسباق سے کٹا ہوا ہے۔"

ممکن ہے کہ شعراء و ادباء نے اپنی تخلیقات میں اپنے ذاتی تجربات کے بجائے مشاہدات کو بیان کیا ہو۔ مہاجرت کے بیان کے لیے عملی تجربہ کے بجائے مشاہدہ کافی ہے۔

یہاں چند شعر پیش کر رہا ہوں۔

غمِ ہجر کی کیفیت کے اظہار میں ڈاکٹر حنیف ترین کا یہ شعر ملاحظہ فرمائیں:

اشک شعلہ بنے، تتلیاں جل گئیں
ساعتیں جب غمِ ہجر میں ڈھل گئیں

شہریار کا یہ شعر مہجری ادب کا بہترین نمونہ ہے:

مجھے اس دشت میں سب کچھ میسر ہے مگر پھر بھی
کوئی آواز ہے جو روز گھر جانے کو کہتی ہے !

مہجری کرب اور شدتِ احساس کا آئینہ دار پروفیسر شہپر رسول کا یہ شعر مہجری ادب کا شاہکار ہے۔

مجھے بھی لمحۂ ہجرت نے کر دیا تقسیم
نگاہ گھر کی طرف ہے، قدم سفر کی طرف

افتخار عارف کا یہ شعر تو زبان زدِ خاص وعام ہو کر ضرب المثل بن چکا ہے:

شکم کی آگ لیے پھر رہی ہے شہر بہ شہر
سگِ زمانہ ہیں، ہم کیا ہماری ہجرت کیا

جاوید زیدی کہتے ہیں:

میں نے تیرے لیے ہجرت کی اٹھائی ذلّت
میری محبوب زمیں! اب تو کوئی گھر دے دے!

طلعت سلیم کا یہ شعر مہجری احساس کا بیان ہے:

سوندھی سوندھی خوشبو تھی اپنی گیلی مٹّی کی !!
گلیوں گلیوں ڈھونڈ رہے ہیں آئے پرائے شہروں میں

مہجری کرب اور مہاجرت کے غم کے ساتھ حالات کا جبر اور معاشی مجبوریوں کے بیان پر مشتمل ظفر ہمایون زیدی کا یہ شعر نہ جانے کتنے تارکینِ وطن اور بیرونِ ملک مقیم افراد کا زبانِ حال سے ترجمان ہے:

مرے خدایا! مجھے پردیس میں سکوں دیدے
کہ اب تو لوٹ کے جانے کا حوصلہ بھی نہیں !

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دیگر زبانوں کے ادب کے مقابلے میں اردو میں مہجری ادب کی کوئی مضبوط، مستحکم اور توانا آواز نہیں ہے۔ اردو میں مہجری ادب نہ کوئی غالب رجحان بن سکا اور نہ ہی مہاجرت کے اظہار کے لیے کسی مخصوص اسلوب یا طرزِ اظہار کی بنیاد پر کسی شاعر کو امتیازی حیثیت حاصل ہو سکی۔ البتہ اردو کے شعراء و ادباء کے ہاں مہجری اسلوب اور مہجری طرزِ فکر کا اظہار ملتا ہے۔ گزشتہ نصف صدی میں اردو میں مہجری ادب کے عناصر تلاش کیے جا سکتے ہیں۔ ماضی قریب میں بھی اردو میں مہجری اظہار کو نشان زد کیا جا سکتا ہے۔

دورِ حاضر میں وسائل حمل و نقل، ذرائعِ ابلاغ و ترسیل اور مواصلات کی وجہ سے اب دنیا ایک گاؤں بن گئی ہے۔ عالمیانے اور گلوبلائزیشن کے اس دور میں جغرافیائی فاصلے اور سرحدیں بے معنی ہو چکی ہیں۔ ہر شخص دنیا بھر میں کہیں بھی ہو، اپنے آپ کو انٹرنیٹ کا شہری NETZEN محسوس کرتا ہے اور دنیا بھر سے ہم خیال و ہم مزاج افراد سے روابط استوار کر کے فکری ہم آہنگی پر مشتمل روابط کے ذریعے مہجری کرب اور مہاجری احساس سے بے نیاز ہو سکتا ہے۔

مستقبل میں مہجری ادب کے تخلیق پانے یا اس جانب شعوری کوشش کیے جانے کے

امکانات بھی کسی قدر موہوم ہیں۔ حالات و واقعات سے بھی یہی اندازہ ہوتا ہے کہ اب اردو میں مہجری ادب' مغربی ممالک میں تخلیق پانے والے ادب میں اپنی ماضی کے احیاء کی آرزو، یادوں کی تجدید اور اپنی عظمتِ رفتہ کے احساس کے ساتھ اپنی تہذیبی جڑوں سے مربوط نہ رہ پانے کی محرومی کے شعوری یا غیر شعوری اظہار کی حد تک محدود ہے۔

بہر حال، اردو میں ایسا ادب موجود ضرور ہے، یا ادب کا ایسا حصہ موجود ہے جسے ہم مہجری ادب کہہ سکتے ہیں۔ خلیجِ عرب اور بلادِ مغرب میں مقیم بہت سے شعراء کے ہاں مہجری ادب کے عناصر پائے جاتے ہیں۔ اردو میں مہجری ادب، ایک تحقیق طلب میدان ہے۔ مہجری اظہار کے رویوں کے مطالعہ اور مہجری اسالیب کے تجزیہ پر مشتمل تحقیقی کام کئے جا سکتے ہیں۔

URDU MEIN MAHJARI ADAB

(DIASPORA LITERATURE IN URDU)

CHIEF EDITOR

DR. MD. NISAR AHMED

Director/Secretary, A.P. State Urdu Academy

EDITOR

Dr. SYED VASIULLA BAKHTIARY

URDU MEIN MAHAJARI ADAB

(DIASPORA LITERATURE IN URDU)

CHIEF EDITOR

DR. MD. NISAR AHMED

Director/Secretary, A.P. State Urdu Academy

EDITOR

Dr. SYED VASIULLA BAKHTIARY

آندھرا پردیش اسٹیٹ اردو اکیڈمی

ఆంధ్రప్రదేశ్ రాష్ట్ర ఉర్దూ అకాడమి

A.P STATE URDU ACADEMY

ANDHRA PRADESH STATE URDU ACADEMY